

شو خیء تحریر تخیل مے پر ہوتے ہیں اور کو کا انگی اڑان کو نہیں روکٹ سکتا۔

ای بک

عنيقه ناز

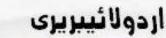
۱۵ تا ۱۳ اگست ۲۰۰۹



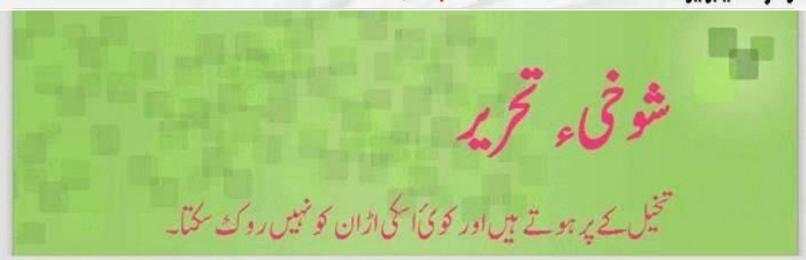
منظرنامه اردو لائبرىرى

ترتیبوپیش شن : سیده شگفته برتی کتاب: نایاب نفوی سرورق : ریحان علی

Issue 01 / November, 2009 http://www.manzarnamah.com http://www.urdulibrary.org

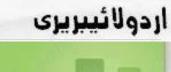


2 | ہفتہ بلا گستان 📗 ۲۰۰۹

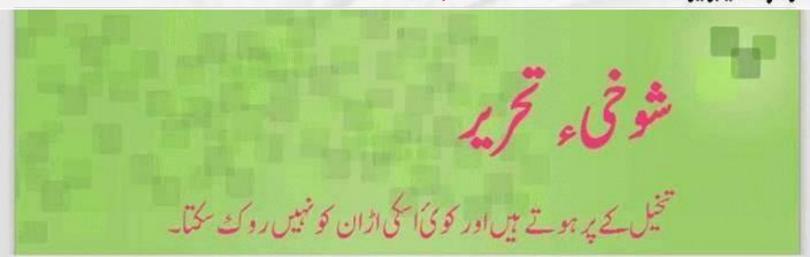




هويت بالأسان



3 | ہفتہ بلاگستان







تعارف

نام یانگ: میرانام عنیقہ ناز ہے۔ بعض لوگ الجھن کا شکار لگتے ہیں کہ یہ شایدانیقہ ہے۔
اس لفظ کے دومنبع ہیں۔ایک فارسی اور دوسراعربی۔انیقہ فارسی کالفظ ہے۔اگرچہ اسے
فارسی ذریعے سے لیا گیالیکن میرے ابائے اسے عربی کے طریقے یعنی ع سے لکھنا پسند
کیا۔ مجھے انکی پسند، پسند ہے۔ اپنا امال اور ابائی جانب سے دیئے گئے اس نام کومیں نے
شادی کے بعد بھی تبدیل نہیں کیا جیسا کہ آجکل رواج ہے۔
آپ کے بلاگ کاربط اور بلاگ کانام یا عنوان؟ بلاگ کاعنوان رکھنے کی کوئی وجہ تسمیہ ؟
میرے بلاگ کانام ہے شوخی ۽ تحریر۔اسکی کوئی وجہ ہے تسمیہ نہیں۔ بلاگ بناتے ہوئے جس
میرے بلاگ کانام ہے شوخی ۽ تحریر۔اسکی کوئی وجہ ہے تسمیہ نہیں۔ بلاگ بناتے ہوئے جس
وقت یہ کالم سامنے آیا غالب کاایک شعر ذہن میں آیا۔ جس سے یہ نام نکالا اور لکھ دیا۔



آپ کا بلاگ کب شر وع ہوا؟ پیری، دومزار نومیں شر وع کیا۔

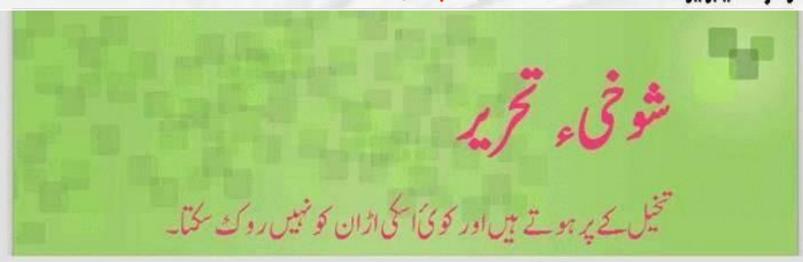
آپاپ کے گھرسے کون سے ایک، دویازائد لوگوں کو بلاگنگ کا مشورہ دیں گے یا دے چکے ہیں؟
نہیں کسی کو مشورہ نہیں دیا۔سب اتنے مصروف رہتے ہیں کہ میرے اس مشورے پر میری پٹائ لگ سکتی ہے، لفظوں سے۔
ایسے موضوعات جن پر لکھنے کی خواہش ہے مگر ابھی تک نہیں لکھ سکے یاآ ئندہ لکھنا چاہیں؟
ابھی تو لکھتے ہوئے کچھ ہی عرصہ ہوا ہے۔ موضوعات بہت ہیں۔
تیسری دنیا میں رہنے کا فائدہ ہے ہے کہ مجھی موضوعات کی کمی نہیں ہو سکتی۔
آپ کا بلاگ اب تک کس کی بدولت فعال یازندہ ہے؟ آپ خود یا کوئی دوسرانام؟



میراخیال ہے کہ ابھی تک اسکے فعال ہونے کی وجہ میری مستقل مزاجی ہے۔ یقینی طور پراسکی دوسری وجہ وہ شمرہ نگار ہیں جواپناول کی بورڈ کے ذریعے نکال کرر کھ دیتے ہیں۔ پھران لفظوں کوجوڑ کر دوبارہ دل بنانا ہے کسی جگساپزل سے کم نہیں۔ مجھے مزہ آتا ہے۔ اردوز بان سے دلچیسی کاسبب استاد، گھر کافر دیا کوئی دوسرا نام؟ یا کوئی الگ وجہ؟ میری مادری زبان اردو ہے۔ میرے والدین میں سے ایک کا تعلق لکھنوء سے ہے۔ اب بھی اس میں دلچیسی نہ لوں تو مرحوم نانا بڑے لئے لیس گے۔ کیا آپ اردو بلاگ دنیاروزانہ وزٹ کرتے ہیں اور مختلف بلا گز کسی ترتیب سے وزٹ کرتے ہیں یا جو بھی بلاگ سامنے آجائے؟ اپنا بلاگئ روٹ شیئر کریں۔



المجان المجان المجانی المجان المجانی المجان المجانی المجان المجان المجانی المجان المحان المجان المحان ال

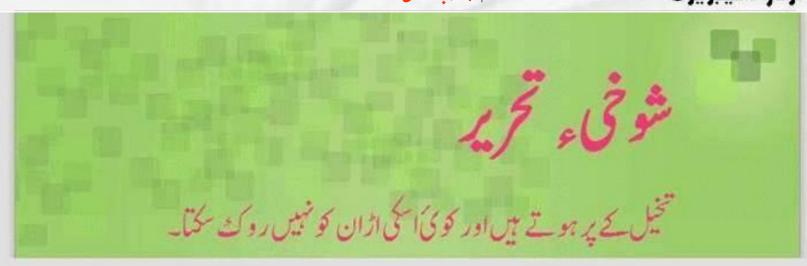


جو میں محسوس کرتی ہوں وہ میں لکھتی ہوں۔ میں اپنے انداز تحریر کورواں کرنے کے لئے نہیں لکھتی۔ اسکے بارے میں مجھے خاصی خوش فہمیاں ہیں۔ میں کمیو نیکیسٹن کے لئے لکھتی ہوں۔ مہر ایکس واک زیڈ کیاسوچتا ہے، زبان کو کسطرح لکھتا ہے۔ ایک چیز جسے میں ایک نظر سے دیکھتی ہوں اسے دو سرے کس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ لوگ عمومی طور پر زندگی کی مختلف سطوں کو کس طرح برسے ہیں۔ یہ میری دلچیس کے میدان ہیں۔ فی الحال تو میں یہاں فیضیاب ہونے والوں میں سے ہوں۔ گنتی کے لکھنے والے چند لوگوں میں کو کئیا کر دار ادا کر سکتا ہے۔ جبکہ ان گنتی کے لوگوں نے بھی اپنے بلاکس بنائے ہوئے ہیں۔



میرے بچپن کے دن

پگی نے نہایت معصومیت اور تشویشنا کے لیجے میں اپنی مال سے پوچھا۔ ' امال، جب میں چلتی ہوں تو چاند میر سے ساتھ چلنے لگتا ہے اور آسمان پر بادلوں کی پہاڑیاں میر سے پیچھے بھا گئے کے لئے ایکد وسر سے سے ٹکراتی ہیں اور جب میں تیز بھا گئے لگتی ہوں توز مین کے سب درخت بھی میر سے ساتھ بھا گئے ہیں۔ امال کیا میں انکو بھی اتنی اچھی لگتی ہوں جتنی آپ کو۔
تو جناب، اس بچی کی طرح میں بھی اپنے گھر کے بالکل نز دیک ایک وسیع میدان میں سرشام باقی بچوں سے الگ تھلگ بادلوں، چاند اور سورج کی یہ محبت اکثر جانچتی رہتی۔ اور تو تع کے مطابق بیہ بالکل ایسے ہی نگلتیں تھیں۔ پچھ دنوں بعد ججھے بیہ جان کر اور خوشی ہو کی کہ نانی کے گھر کے پاس جو چاند اور بادل ہیں وہ بھی مجھ سے کم محبت نہیں کرتے۔ میر ادد ھیال سارے کاسار اانڈیا میں تھا اور پچھ سیاسی و معاشی بنیادوں پہ بیہ یاس جو چاند اور بادل ہیں وہ بھی مجھ سے کم محبت نہیں کرتے۔ میر ادد ھیال سارے کاسار اانڈیا میں تھا اور پچھ سیاسی و معاشی بنیادوں پہ بیہ یاستان وہاں نہیں کیا جاسکتا تھا۔ در ختوں کے لئے بچھ کہا نہیں جاسکتا کہ وہ میدان ایسے ہی لق و دق پڑا ہوا تھا



دیکتے ہی دیکتے آبادی کے پھیلاء و نے اس میدان کو کھالیااور اب وہاں مکان، دوکا نیں اور راستے ہی دیکتے ہی دیکتے ۔ ان سب امکانات کے وجود میں آنے کے بعد پتہ چلا کہ اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا۔ اور بید کہ ہم صبح سورج مجھے جگانے کے لئے نہیں اٹھتا بلکہ بیہ اس کا اپنالگا بندھا معمول ہے جس میں بچھ سائنسی اصول کار فرما ہوتے ہیں۔

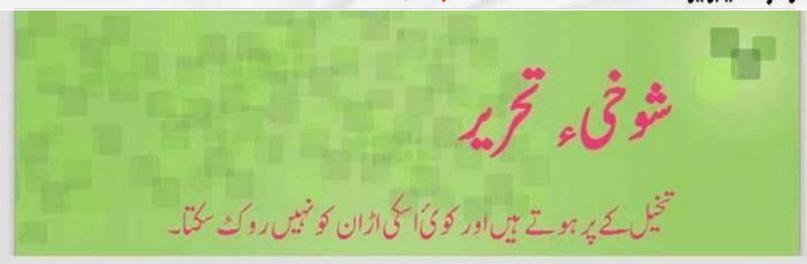
چاند کی بڑھیاکا چاند سے کو گ تعلق نہیں دراصل جھوٹ تھا جو کچھ کہ سنا، جو سناافسانہ تھا، چاند میں سے مچے نور کہاں چاند توایک ویرانہ ہے۔ یہ جھلملاتے ستارے تو دہمی آگئے کے گولے ہیں۔ اور یہ آسان پر ہر وقت شکلیں بدلتے بادل جو کوہ قاف کا منظر پیش کرتے ہیں۔ یہ تو صرف پانی کے بخارات کا مجموعہ ہیں۔ اسی طرح کے تلخ حقائق نے رفتہ رفتہ ان جاں نثار دوستوں سے بھی محروم کر دیا۔



View m: plete profile

انہی دنوں میں تلیوں کے پیچھے محض بیہ جاننے کے لئے بھاگا کرتے تھے کہ یہ شاخ شاخ سر گرداں کس کی جبتو میں ہیں، کونسے سفر میں ہیں۔اسی اندھاد ھند جاسوسی میں کی دفعہ کیچڑ میں جا کر گرے مگر تنلیوں نے کھل کرنہ دیا۔ یہ راز بھی بعد میں کسی کتاب سے معلوم ہوا۔ میں نے انہیں پکڑنے کی کوشش کبھی نہرں کی کیونکہ میر اخیال تھا کہ پکڑنے سے انکے پر ٹوٹ جائیں گے۔ویسے بھی کراچی میں تنلی نظر آنا بہت ہی نایاب واقعہ ہوا کرتا ہے اور آلودگی بڑھنے کے ساتھ اب توشاید ہی کبھی نظر آتی ہیں۔

بہت سارے بچوں کے برعکس مجھے یہ امتیاز حاصل رہا کہ مجھے اپنی بہت چھوٹی عمر کے واقعات بھی خاصی صراحت کے ساتھ یاد ہیں۔ میری یاد داشت کی لوح پر جو پہلا نقش ہے وہ تقریباً ڈیڑھ سال کی عمر کا ہے۔ یہ چھوٹا اور معصوم ساقصہ جو میں آپ کو بتانے جارہی ہوں اس وقت میری عمر تین سال دو مہینے کی تھی۔ میر اایک بھائ جو مجھ سے تقریباً تین سال چھوٹا ہے اسوقت تین مہینے کا تھا کہ ایک دن محلے میں بچھ خاندانوں نے ملکر کراچی چڑیا گھر جانے کا پروگرام بنایا اور ایکدن سب چل پڑے۔ ہم جیسے ہی چڑیا گھرسے اندر داخل ہوئے، گیٹ کے قریب پہلے انکاوژر کے پاس جمع ہوگئے یہ کوئ با قاعدہ لوہے کی سلاخوں سے بناانکلوژر نہ تھا بلکہ ایک چوڑی سی, تین چار فٹ اونچی دیوار اٹھی ہوئ تھی



جس کے ساتھ ساتھ لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ کیونکہ اس جانور کوسلاخوں کی ضرورت نہ تھی اسکے روکنے کے لئے یہی دیوار کافی تھی۔ کسی نے شوق میں مجھے بھی کمر سے اٹھا کرانکا دیدار کرانے کی کوشش کی۔ لیکن گینڈے پر نظر پڑتے ہی میرے حواس گم ہو گئے۔ مجھے آج بھی وہ جذباتی صدماتی لمحہ اسی طرح یاد ہے۔ ایسی بھیانک، بے ڈھنگی اور عظیم الجث مخلوق کسی طرح بھی میرے تصور میں گھنے کے لئے تیار نہ تھی۔ جبکہ میرے خیال میں وہ بلا روک ٹوک میری طرف بڑھی چلی آ ہی تھی۔ میں اور خوا تین کاکاآز مودہ ہتھیار استعال کیا۔ اور دھاڑیں مار کر رونا شروع کیا سب نے وہی بچوں اور خوا تین کاکاآز مودہ ہتھیار استعال کیا۔ اور دھاڑیں مار کر رونا شروع کیا سب نے مجھے اسوقت میری شمجھ کے مطابق جھوٹی تسلیاں دیں کہ وہ تواس دیوار کے پیچھے بند سب نے بھرکا فی دیر تک بہلاتے بھی رہے۔



سب سے پہلے مجھے گینڈاد کھانے کی سز اسب کواس صورت ملی کہ پھر میں نے گود سے اتر کرنہ دیا۔ کیاپتہ میرے زمین پر پیرر کھتے ہی گینڈاا گر زمین بھاڑ کر نکل آئے تو۔

زمین پھاڑ کر نکل آئے تو۔
بچوں میں تخلیقی قوت اور طرح طرح کے تصور باند ھنے کی کتنی زبر دست صلاحیت ہوتی ہے۔
میں سوچتی ہوں ایسے ہی کسی واقعے سے گذر کر فلم ٹر بمر کا مرکزی خیال اخذ کیا گیا ہوگا۔
کبھی کبھی لوٹ کر جب بچپن کے دامن میں پناہ لیتے ہیں تو جیسے ڈزنی لینڈ جانے کی ضرورت نہیں رہتی۔
یہاں سے وہ توانا کی ملتی ہے جو پو پائے دی سیار کو پالک کھا کر ملا کرتی تھی۔
یہیں سے سوچ کے وہ توانا اور نئے جذبے بچوٹے ہیں جو انسان کے اندر جینے کی خواہش کو بڑھا وا دیتے ہیں۔
ہماری زندگیوں کا بی آب حیات صرف ایک خیال کی روکے فاصلے پر ہوتا ہے۔
پھر بھی ہم اس سے محروم رہتے ہیں کیوں؟



کون سی تعلیم

اب وقت ملاکہ کچھ تعلیم پر بھی لکھا جائے۔ سب نے اپنے طالب علمی کے زمانے کو یاد کیا۔ فی الحال میں ان خوش نصیبوں میں سے ہوں جنہیں اب سے تین سال پہلے تک بہت مخضر علا میں ان خوش نصیبوں میں سے ہوں جنہیں اب سے تین سال پہلے تک بہت مخضر عرصے کے لئے تدریس سے بھی وابستہ رہنے کا موقعہ ملاوہ بھی پاکستان کی سب سے بڑی جامعہ اور ایک اور پبلک یو نیورسٹی میں۔ تو میرے پاس پڑھانے کا بھی تجربہ ہے اور اپنے طالب علموں سے آگاہ ہونے کا ایک ذریعہ بھی۔

اس سے پہلے یہ بتادوں کہ طالب علمی کے زمانے میں اسکولوں کی عمارت سے قطع نظر اور ہمارے ٹوٹے پھوٹے نظام کے باوجود کچھ انتہایُ اچھے استاد ملے خاص طور پر اسکول کی سطح پر

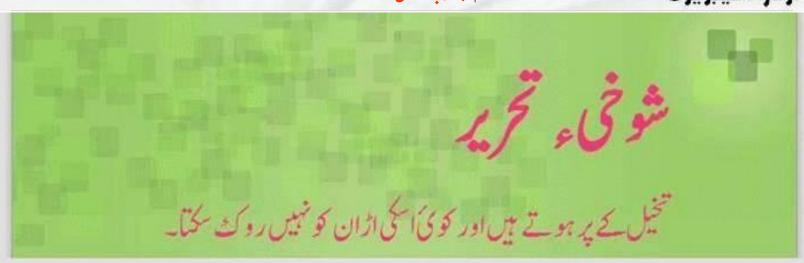


اور پھر یو نیور سٹی میں کہ انکی بدولت دماغ کی گر ہیں کھل گئیں۔

میری اردو کی اچھائ ساری کی ساری چھٹی سے میٹر ک تک ملنے والی اردو کی ٹیچر زید جاتی ہے۔اسلامیات کے استاد نے گیارہ سال کی عمر میں قرآن ہاتھ میں لیکر مختلف آیتوں اور انکے حوالے اور انکے پس منظر دیکھنے کی عادت ڈالی۔اور سائنس کے ٹیچر نے جستو کے جذبے کو ہوادی۔ جبکہ مطالعہ ۽ پاکستان کی استاد نے تاریخ سے دلچیپی بیدا کرائ۔

کچھ معاشی اور معاشرتی مسائل کی بناء پر کوچنگ سینٹر اور ٹیوشن پڑھنے کی لعنت سے محفوظ رہے اور اس طرح خود سے تلاش کرنے اور کورس کی کتابوں کے علاوہ کتابی پڑھنے کو ملیں۔اس نے یقین پیدا کیاا پنے آپ پر۔ جہاں استاد اچھے ملے وہاں قدرت نے بھی کچھ خوبیوں سے نواز اتھا، جنکو میرے اسکول ٹیچرز نے خاصہ ابھارا۔

یہ میری پی انچ ڈی کے دوران کا قصہ ہے جب میں نے انسانوں کے مکروہ چہرے زیادہ دیکھے۔ لیکن خیر اندھیراد پھنا بھی ضروری ہو تا ہے کہ اسکے بغیر روشنی کااحساس صحیح سے نہیں ہو تا۔



اسکاایک فائدہ بیہ ہوا کہ لو گوں سے اور ارد گردکے ماحول سے تو قعات رکھنا چھوڑ دیں۔ جو کچھ ہے وہی ہے۔ اور جو خود کر سکتے ہیں وہی ہوگا۔

بہ حیثیت استاد میرے تجربات بہت دلچیپ رہے۔ کیونکہ شومی وقسمت مجھے پی ایچ ڈی
کرنے کا موقع مل گیا تھااور وہ بھی ملک کے بہترین ادارے سے تواب لوگ اس چیز سے
خائف ہوتے تھے خاص طور پر وہ لوگ جو اپنی اہلیتوں کو جانتے تھے اور علم سے مقابلے کرنے
کی بجائے اپنے بے کار انسانی خواص کا مظاہرہ کرنے لگے۔ نجانے کیوں ہمارے معاشرے میں
ذہنی مریض استے زیادہ کیوں ہیں۔

اپنے سیشن کے چودہ ٹیجرز میں سے صرف چار کے متعلق میں کہہ سکتی ہوں کہ وہ انسانوں کی طرح سوچ سکتے تھے جبکہ تین کے متعلق مجھے یقین تھا کہ وہ شیز وفرینیا کے مریض ہیں

عنیقہ کی کچھ عام یا تمیں عنیقہ ناز عنیقہ ناز anlqaamar at

View m: plete profile

yahoo dot com

وہ بھی مکل طور پر اور ان تین میں سے دوکے ساتھ مجھے تین سمسٹر گذارنے پڑے۔

کو کاور جو نیئر ٹیچر انکے ساتھ جانے کو تیار نہ تھااور میں تھی سیاسی پارٹی نے ساتھ شامل نہ ہو نا چاہتی تھی جو سپورٹ دے۔ خیر یہ ایک الگ دلچسپ کہانی ہے۔ سلیبس کی تیاری کے وقت ہمارے سینیئر ٹیچر جو دس پندرہ سالوں سے ٹیجنگ سے وابستہ تھے۔ جس قسم کی تجاویز دیتے تھے۔ انکو سن کر عقل حیران ہوتی تھی۔

مثلًا فرسٹ ایئر آنرز کاسلیبس ان میں سے کوئ تیار کرکے لایا۔اسکا معیار اتنا کم تھا کہ مجھے میٹنگ میں کہنا پڑا کہ اس سے بہتر سلیبس توانٹر میں کالج کی سطح پر پڑھایا جاتا ہے۔انکی بات سنیں۔ کیونکہ کالجز میں کچھ نہیں پڑھایا جاتا اس لئے کورس کوآسان رکھنا چا ہئیے۔ تاکہ آنیوالے اسٹوڈ نٹس کوپریشانی نہ ہو۔

میں اور میری ایک اور جونئیر ساتھی نے کہا کہ یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے کہ اسٹوڈ نٹس کو کالج میں تسطرح پڑھایا جارہا ہے۔ ہمیں یو نیورسٹی کو دیکھنا چا ہئیے۔ یو نیورسٹی کی سطح پر کورسز کو دیگر بین الا قوامی یو نیور سٹیوں کے معیار کا ہو نا چا ہئیے۔



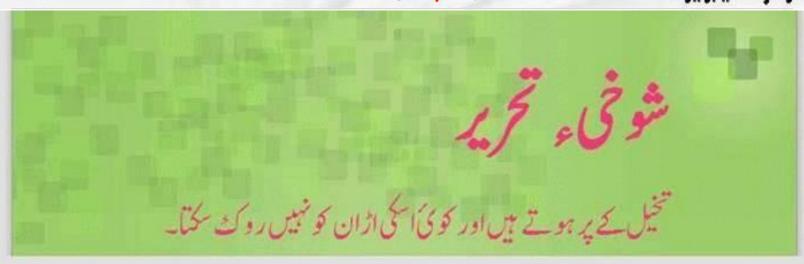
اسٹوڈ نٹس کے اوپر دباء وپڑنا چاہئے کہ وہ پڑھیں۔ یو نیور سٹیاں اسٹوڈ نٹس کوآسانیاں دینے کے لئے نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ ان میں محت کی عادت کوتر قی دیکر انہیں کندن بناتی ہیں۔ خیر اس بات پر کافی گرم بحث ہوئ۔ کیونکہ سلیبس کوجدید کرنے کا مطلب یہ تھا کہ انہیں اپنے پرانے نوٹس ضجے کرنے پڑیں اور خود بھی کچھ نئے سرے سے پڑھناپڑے۔ جبکہ یہ بھی ہماری یو نیور سٹیز کا خاصہ ہے کہ استاد کو آئبریری جانے سے مبر اسبحھ لیا جاتا ہے۔ وہ تو استاد ہیں انہیں سب آتا ہے۔ فی زمانہ استاد کی یہ تعریف بھی بدل چکی ہے۔ استاد کو بھی علم کی دوڑ میں شامل رہناپڑتا ہے م المحے، م لحظہ۔

کوچنگ سینٹر زاور ٹیوشنز سے فیضیاب ہونے کی وجہ سے اسٹوڈ نٹس خود سے کچھ نہیں کرنا

عاہتے۔ میں نے دیکھا کہ م_راسٹوڈنٹ صرف کیکچر تک محدود رہنا جا ہتا ہے۔



استود کی ادمان دیر سر کرمیوں یں انا تظروف رہا ہے کہ بلیک بور دستے کی مساوات اٹار نے یں دسواری ہوی ہے۔ کودیں کے تولیہ طریقہ بھی رکھا کہ پریکٹیکل کلاسز میں جہاں میر ااندازہ کہتا تھا کہ اس مساوات میں ذرا پیچیدگی ہے اور ان آ رام پیندوں میں سے چندایک کے علاوہ کوئ صحیح اتار نے کے قابل نہ ہوگا۔ اسکے لئے میں چاکلیٹ کا تختہ بھی رکھتی تھی۔ جی، یہ ہیں ہمارے یو نیورسٹی کیول کے طالب علم۔ کاٹے کے یونیورسٹی میں آ کر سیاست کورعب جمانے کا ذریعہ بنالیتے ہیں۔ کیونکہ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ نو کری تو بعد میں اماں اباسفارش سے دلا ہی دیں گے کہ یہاں رکھا کیا ہے۔ انہیں تو یہاں سے کاغذ کا ایک ٹکڑا لیکر نکانا ہے۔



نظام بھی چونکہ آسان طلب لوگوں پر مشمل ہے اس لئے ایک سو بیس کی کلاس میں جہاں میں سبحقی ہوں کہ صرف بیس اسٹوڈ نٹس بھی بمشکل کامیاب ہو نگے۔ وہاں ساٹھ ستر لوگوں کواضافی نمبر دیکر پاس کر ناپڑتا ہے، ڈپارٹمنٹ کے ہیڈ کی ہدایت پر۔ ادھر اساتذہ میں ذاتیات کواہمیت دینے کا یہ عالم کہ ہمارے سینئیر ٹیچر ہم سے نمبروں کی شیٹ منگاتے ہیں اور جس اسٹوڈ نٹ کو ہم نے سب سے زیادہ نمبر دیے ہوتے تھے اسکو کہیں ساتویں آ ٹھویں نمبر پر پہنچا دیتے میرے چھے اسٹوڈ نٹس سے اپنی ذاتی دیتے میرے چھے اسٹوڈ نٹس سے اپنی ذاتی پر خاش نکا لئے کے لئے۔ اور مجھے میر می حیثیت جتانے کے لئے جبکہ میں ان نمبروں کو ڈسپلے پر خاش نکا لئے کے لئے۔ اور مجھے میر می حیثیت جتانے کے لئے جبکہ میں ان نمبروں کو ڈسپلے بورڈ پر لگا بھی چی تھی۔ ایسا کرتے ہوئے انہیں ذرا بھی احساس ندامت نہ ہوتا کہ وہ بہ ہر حال بورڈ پر لگا بھی چی تھی۔ ایسا کرتے ہوئے انہیں ذرا بھی احساس ندامت نہ ہوتا کہ وہ بہ ہر حال بورڈ پر لگا بھی چی تھی۔ ایسا کرتے ہوئے انہیں ذرا بھی احساس ندامت نہ ہوتا کہ وہ بہ ہر حال بورڈ پر لگا بھی چی تھی۔ ایسا کرتے ہوئے انہیں ذرا بھی احساس ندامت نہ ہوتا کہ وہ بہ ہر حال بھی سے اور ان بچوں سے بڑے ہیں۔



اور اس طرح وہ کس قتم کی مثال قائم کررہے ہیں۔ تو جناب نطام کی خرابی میں ہر ایک کا حصہ ہے۔اور جب تک معاشرے کی سوچ تبدیل نہ ہو فرد واحد کے لئے کچھ کرنا ممکن نہیں۔

میرے ایک بلاگرساتھی نے اس بات پر مجھے انچای سی کی ڈائر یکٹرشپ عنایت فرمائ ہے کہ میں یہ کہتی ہوں کہ یو نیورسٹی کی تعلیم ایک عیاشی ہے اور یہ صرف ان لوگوں کے لئے ہوتی ہے جو اسکار جمان رکھتے ہیں۔ انکا خیال ہے کہ اس طرح طبقاتی فرق پیدا کیا جائے گا۔ جناب تمام ترقی یافتہ ممالک میں ایساہی ہوتا ہے وہاں ہمارے یہاں سے زیادہ طبقاتی فرق نہیں ہے۔ حتی کہ بعض ممالک میں اسکول کی سطح پر ان اسٹوڈ نٹس کو مارک کر لیا جاتا ہے جو یو نیورسٹی تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

ہماری ببلک یو نیورسٹیاں عوام کے پیسے سے اور انکے دیئے گئے ٹیکس سے چلتی ہیں۔ یہاں سے ایسے لو گوں کوسامنے آنا چا ہئیے جو ملکی سطح پر اپنی ذات سے کچھ فائدہ پہنچاسکیں۔نہ کہ یہ سیاست کا گڑھ بن جائیں۔ ویسے بھی یونور سٹیاں بنیادی طور پر تحقیقی ادارے ہوتی ہیں اور کسی قوم کے مستقبل کی ترجیحات کے لئے کام کرتی ہیں۔اگر وہاں تحقیق نہیں ہور ہی ہے توان اداروں کو یونیور سٹی نہیں کہنا چا ہئیے۔



اس لئیے ہماری یو نیورسٹیال و نیامیں کسی رینک میں شامل نہیں ہیں۔ ذہین مگر غریب اسٹوڈ نٹس کے لئے وظا نف کا اجراء ہوتا ہے۔ تاکہ انہیں یہ شکایت نہ ہو کہ انکے ساتھ بیبیوں کی وجہ سے امتیاز کیا گیا ہے۔ وہ لوگ جو یو نورسٹی تعلیم حاصل کرنے کار جمان نہیں رکھتے۔ انکو ایپے رجمان کو دیکھتے ہوئے تعلیم حاصل کرنی چا ہئیے۔ لوگوں میں روزگار کے حصول میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے وو کیشنل انسٹی ٹیوٹ کا جال بچھا ناچا ہئیے۔ تاکہ وہ بھی کسی قسم کے احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ مکینگ، ٹیکنیشنز، شیف، بلیمبر، درزی اور اسطرح کے دیگر پیشے، یہ بھی علم کی ہی شاخیں ہیں۔ ان علوم کے لئے بھی ادارے ہونے چا ہمیں۔ ان میں مہمارت حاصل کر کے اس علم کے ذریعے بھی بیسہ کمایا جاسکتا ہے۔ محض یو نیورسٹی کی تعلیم کو مہمارت حاصل کر کے اس علم کے ذریعے بھی بیسہ کمایا جاسکتا ہے۔ محض یو نیورسٹی کی تعلیم کو تعلیم سمجھنا بھی بہت بڑی لا علمی یا بچینا ہے۔

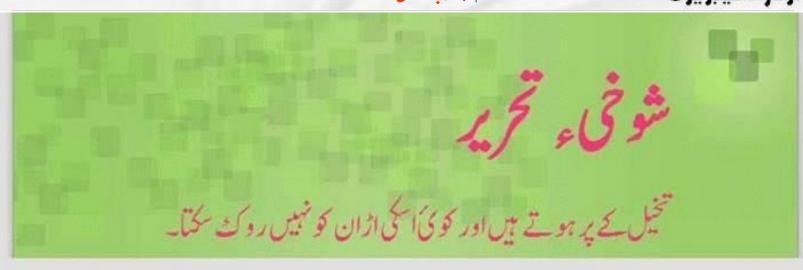


قدرت نے مخلف لوگوں کو مخلف صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ جس شخص کو حساب کی تھیور مزشجھنے سے دلچیپی نہیں یا وہ انٹر نیشنل افئیر زنہیں جاننا چاہتا۔ وہ ایک ناکارہ انسان تو نہیں۔ انکی دیگر صلاحیتوں کی قدر کرکے ہی انہیں کارآ مد شہری بنایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ کسی بھی قسم کی تعلیم کا بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے۔ زیادہ شعور اور زیادہ دیکھنے کی صلاحیت، اس میڈیم یاراستے سے جو آپکو دلچسپ لگتا ہو۔ یہ آپکی ذہانت اور خوش قسمتی ہے کہ آپ اسے اپنے ذریعہ ، روزگار میں تبدیل کرلیں۔

ریفرنس؛

ADU LIBRA

میرے ایک بلاگر ساتھی



مجه بكائين

میرے ایک سینیئر کولیگ کا خیال تھا کہ کچھ لوگ اپنے دانتوں سے اپنی قبر کھودتے ہیں۔
پڑھنے میں تو یہ خاصہ مشکل کام لگتا ہے لیکن دانت سے قبر کھودنے میں زیادہ محنت نہیں کرنی
پڑتی۔ جو الا بلاسامنے آئے کھالیں۔ خاص طور پر وہ اشیاء جور نگین ہوں یا وہ جن میں خوب
مرچ مصالحہ پڑا ہو۔ لیکن پھر بھی کچھ لوگ لا علمی میں مارے جاتے ہیں۔ تو یہ چندایک
بسیحتیں انکے لئے ہیں۔ باقی جنہوں نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ کچھ کھا کر ہی مرنا ہے تو وہ اپنی
پر انی سمگر مشقیں جاری رکھیں۔

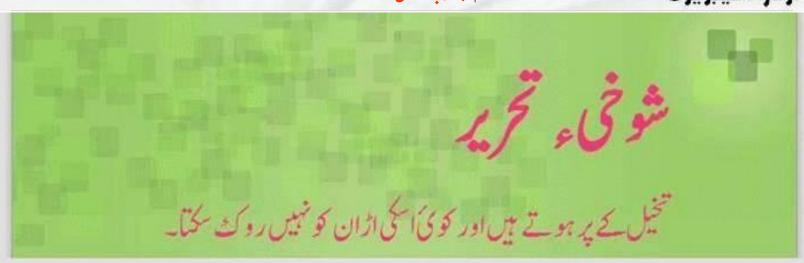
عنیتہ کی پچھ عام باتیں منیتہ ناز منیتہ ناز aniqaamar at yahoo dot com

بظام رئیس کھانے بڑے اشتہاا نگیز لگتے ہیں۔ بریانی میں پیلے چاول، پیلایارنگ برنگازردہ، رنگ برنگی آئسکریم اور اس طرح کی لا تعداد چیزیں جن کومزید اشتہاا نگیز بنانے کے لیے ان

میں خو شبو ئیں مثلًا کیوڑہ کاایسنس یا دیگر ایسنسن بھی ڈالے جاتے ہیں۔ یہ تمام رنگ اور خو شبو ئیں مصنوعی طریقوں سے تیار کئے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں زیادہ تر فوڈ کلرکے بجائے کپڑے رنگئے والے رنگ استعال کئے جاتے ہیں۔

یہ کینسر پیدا کرنے گی بڑی وجوہات میں سے ایک ہیں۔ حتی کہ فوڈ کلرزاورایسنس بھی انسانی صحت کے لئے بالکل محفوظ نہیں۔ان سب سے آپکے جسم کینسر پیدا ہونے کاخطرہ بڑھ سکتا ہے۔

ا پیچ ۶ میسر پیدا ہوئے 6 صرہ برھ میں ہے۔ بریانی اور زر دہ پیلے رنگ کے بغیر بھی اچھے بنتے ہیں اور بہت ول چاہے توز عفران استعال کرلیں۔ بازار میں تیار کیچپ میں سرخ رنگ ملا ہو تا ہے۔ ہری چٹنی میں ہرارنگ، ریسٹور نٹ میں تیار ہرے چکن میں ہرارنگ۔ تواس قماش کی تمام چیزیں آپ خود عمومی ذہانت استعال کرتے ہوئے نکال لیں۔ اور اپنی زندگی سے بھی نکال دیں۔ یا نکی مقدار بہت کم کر دیں۔



آج میں آپکو بغیر کسی لاگ لیٹ کے اصلی بڑے کے پائے بنانے کی ترکیب بتارہی ہوں۔ جسکو بناناآتے ہیں وہ وقت ضائع نہ کرے۔ جنہیں پیند نہیں وہ اسکے فوائد ضرور جان لیں۔ درکار اشاء ؛

بڑے کے پائے دوعد د۔ جتنے بڑے جانور کے ہوں زیادہ مزے کے بنتے ہیں۔ اگر بھینس کے نہ ملیں توبڑی گائے کے اور دیچے کر موٹے اور بڑے لیں۔ قصائ سے صاف کر والیں۔ جان چھٹے گی اور وقت بچے گا۔ ایک پریشر ککر میں اچھی طرح دھو کر ڈال دیں۔ دوچائے کے چچے ہلدی اور دوچائے کے چچے ہلدی میں تین گنا پانی پائے کے مقابلے میں وہ بھی جمعہ کہ یہ



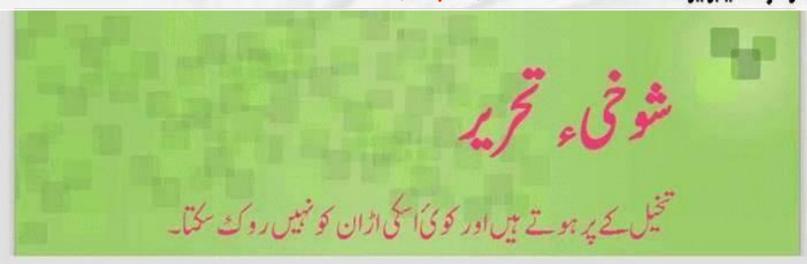
aniqaamar at پیس بکت yahoo dot com

View m plete profile

اور اپنے کگر کی کار کر دگی کوسامنے رکھتے ہوئے گوشت کے مقابلے میں دگنے وقت کے لئے چولہے پر رکھدیں۔ یہ گوشت جس سے مقابلہ کیا جارہا ہے۔ نہاری کا یا بونگ کا گوشت ہے۔۔ نچ میں شبہ ہو کہ پانی کم نہ ہو رہا ہو تواسے بند کرکے چیک کرلیں۔ پائے اتنے گل جانے چاہئیں کہ نہ صرف گوشت، ہڈی سے بآسانی علیحدہ ہو جائے بلکہ شور بے میں چچپاہٹ اچھی طرح محسوس ہو جب آپ اسے اپنی دوائگیوں کے در میان د باکر کھولیں۔ یاد رہے اچھی طرح گلے ہوئے پائے کامیاب ڈش کی طرف ضروری قدم ہے۔

گل جانے کے بعد شور بے کو چھلنی سے الگ کرلیں۔ گودے والی نلیوں میں سے گودا نکال کران نلیوں کو بھینک دیں۔ باقی جوزیادہ بڑی ہڈیاں ہیں ان پر سے بھی گوشت صاف کرکے ، ان ہڈیوں کو بھی ڈسٹ بن میں ڈال دیں۔

تین پا_ء و پیاز باریک لمبی کاٹ کرتل لیں اور اسے براء ون ہونے سے پہلے نکال لیں۔ براء ون ہو جانے کی صورت میں شور بے میں کڑواہٹ سی آ جاتی ہے اس لئے جیسیے ہی براء ون ہو ناشر وع ہواتار لیجیئیے۔ایک بڑی گٹھی لہن کی لے لیں، ڈیڑھ اپنچ ادر ک۔ پیاز لہن اور ادر ک کو ایکیا تھ پیس لیں۔اب اس میں دو کھانے کے چچج پیاد صنیا، دو کھانے کے چچج لیی مرچ اور آ دھ چائے کا چچج ہلدی ڈالدیں۔



ایک پتیلی میں آ دھ کپ تیل لے لیں اور جب یہ ہلکاسا گرم ہو جائے تواس میں تیزیتہ کڑ کڑا لیں۔ یسے ہوئے مصالحوں کا پبیٹ اس میں ڈالدیں احتیاط سے۔اور ملکی آنجے یہ اسے بھون لیں حتی کہ یہ تیل چھوڑ دے۔ ہلکی آنچے یہ بھوننے سے مصالحے بہترین مزہ دیتے ہیں۔اب اس میں صاف کیا ہوا پایوں کا گوشت ڈالکر پچھ دیر بھو نیں اور پھر جو شور بہالگ کرکے رکھا تھااسے بھی شامل کر دیں۔اگر زیادہ گاڑھا گئے تو یانی کوابال کر حسب ضرورت ڈالدیں۔اور تیز آنچ جب خوب کھدید کرنے لگے توآنج بالکل ملکی کر دیں لینی دم والی۔اب اسمیں ایک کھانے کا چیچ

پیا گرم مصالحہ ڈالدیں۔ تین چار م ری مرچ کاٹ کر ڈالدیں۔ نمک دیچے لیں کم ہو تواور ڈال

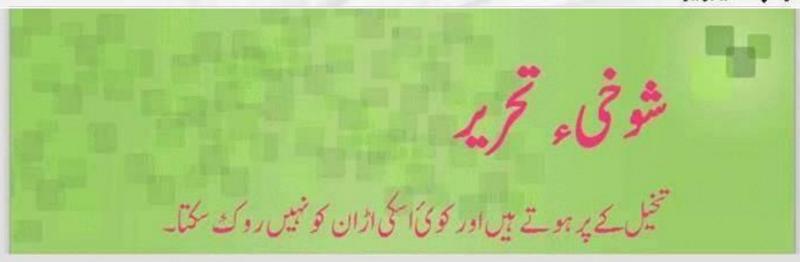
عنيقه كى كچھ عام باتلى aniqaamar at فيس بك yahoo dot com View m plete profile

ا گر دن میں پکا کررات میں کھانے کاارادہ ہوتو۔ نمک کم رکھیں۔ پائے رکھے رہنے پر نمک چھوڑتے ہیں رات کو گرم کرتے وقت نمک پھر دیکھ لیجئے گا۔ اور دھیمی آنچ ہیر کم از کم آ دھ گھنٹہ پڑار ہنے دیں۔ چولہا بند کرکے مزید پندرہ بیس منٹ پڑار ہنے دیں۔ ڈش میں نکال کرمرے دھنئیے سے سجالیں۔ایک الگ بلیٹ میں کٹا ہوام را د صنیا، مری مرچ اور لیموں کے ساتھ پیش کریں۔ نان کے ساتھ کھائیں۔ یائے ختم ہو جائیں اور شور بہ پھر بھی باقی ہو تواس بیں ابلے ہوئے سفید حچھولے شامل کر کیں۔اور کچھ دیر دم پر ملکی آنچے پیر رکھدیں۔ بیہ ڈش گریبی میں تیار ہو جائے

> زیادہ بولنے والے مر دول کے لئے اکسیر ہے۔ زبان تالوسے اور ہاتھ پلیٹ سے چپک جاتے ہیں۔ POU LIBRA

ريفرنس؛ فوڈ کلرز





ايوم طَيَّك

آپ کانام یانک؟ اگراصل نام شیئر کرناچاہیں تو کر سکتے ہیں۔ میرانام عنیقه ناز ہے۔ بعض لوگ البحص کا شکار لگتے ہیں کہ بیر شایدانیقہ ہے۔اس لفظ کے دو منبع ہیں۔ایک فارسی اور دوسرا عربی۔انیقہ فارسی کالفظ ہے۔اگرچہ اسے فارسی ذریعے سے لیا گیالیکن میرے ابانے اسے عربی کے طریقے تعنی ع سے لکھنا پسند کیا۔ مجھے انگی پسند ، پسند ہے۔اپنے امال اور اباکی جانب سے دیئے گئے اس نام کومیں نے شادی کے بعد بھی تبدیل نہیں کیا جسا کہ آجکل رواج ہے۔

آپ کے بلاگ کاربط اور بلاگ کانام یا عنوان؟ بلاگ کاعنوان رکھنے کی کوئی وجہ تسمیہ ہو تو وہ بھی شیئر کر سکتے ہیں۔

عنيقه كي يحد عام باتي aniqaamar at فيس بك yahoo dot com

View m: plete profile

میرے بلاگ کا نام ہے شوخیء تحریر۔اسکی کوئ وجہء تسمیہ نہیں۔ بلاگ بناتے ہوئے جس وقت یہ کالم سامنے آیا غالب کاایک شعر ذہن میں آیا۔ جس سے بیہ نام نکالااور لکھ دیا۔

آپ کا بلاگ کب شروع ہوا؟

ليه مئ ، دومزار نوميں شروع کيا۔

آپ اپنے گھرسے کون سے ایک، دویا زائد لو گوں کو بلا گنگ کا مشورہ دیں گے یا دے چکے ہیں؟ ربط پلیز

نهیں تحسی کو مشورہ نہیں دیا۔

سب اتنے مصروف رہتے ہیں کہ میرے اس مشورے پر میری پٹای لگ سکتی ہے، لفظوں ہے۔ کوئی ایک، تین یا پانچ یازائد ایسے موضوعات جن پر لکھنے کی خواہش ہے مگر ابھی تک نہیں لکھ سکے یاآ ئندہ لکھنا جا ہیں؟



ا بھی تو لکھتے ہوئے بچھ ہی عرصہ ہوا ہے۔ موضوعات بہت ہیں۔ تیسری دنیا میں رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ کبھی موضوعات کی کمی نہیں ہو سکتی۔
آپ کا بلاگ اب تک کس کی بدولت فعال یازندہ ہے؟آپ خود یا کوئی دوسرانام؟
(مؤخرالذکر کی صورت میں نام بھی لکھ دیں۔ اگر ربط دیا جاسکتا ہے توربط بھی (میراخیال ہے کہ ابھی تک اسکے فعال ہونے کی وجہ میری مستقل مزاجی ہے۔ یقینی طور پراسکی دوسری وجہ وہ تیمرہ نگار ہیں جواپنادل کی بورڈ کے ذریعے نکال کررکھ دیتے ہیں۔ پھران لفظوں کو جوڑ کر دوبارہ دل بنانایہ کسی جگسا پزل سے کم نہیں۔ مجھے مزہ آتا ہے۔

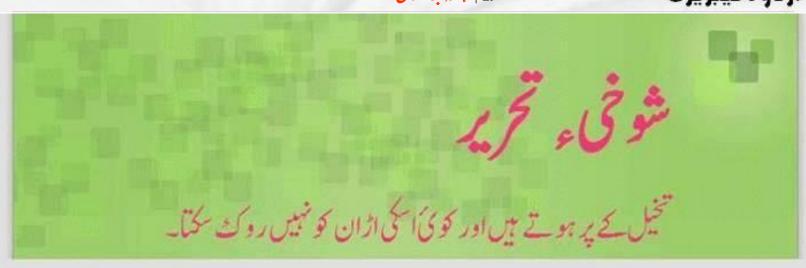
عنیقه کی پیچه عام با تمی منیقه ناز منیقه ناز anlqaamar at yahoo dot com

View m: plete profile

مجھے موبائل فون ایک آنکھ نہیں بھاتا ہے۔ اور یہ لکھتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ میں فیس بک پرایک گروپ بناسکتی ہوں۔ آئ ہیٹ موبائل فون۔ ارد گرد پچاس لوگ بیٹھے ہوں مگر آپ کسی ایسے شخص سے مثین کے ذریعے بات کرنے میں مصروف رہتے ہیں جو خدا جانے کس کرہ ۽ ارض پہ ہوتا ہے۔

یں۔ آپ کی ار دوزبان سے دلچیپی کس نام کے سبب سے ہے؟ (استاد؟ گھر کا کوئی فرد؟ یا کوئی دوسرا نام؟ یا کوئی الگ وجہ؟(میری مادری زبان ار دو ہے۔ میرے والدین میں سے ایک کا تعلق لکھنوء سے ہے۔اب بھی اس میں دلچیپی نہ لوں تو مرحوم نانابڑے لتے لیس گے۔

کیاآپار دوبلاگ دنیار وزانہ وزٹ کرتے ہیں اور مختلف بلاگز کسی ترتیب سے وزٹ کرتے ہیں یاجو بھی بلاگ سامنے آجائے؟ اپنا بلاگنگ روٹ شیئر کریں۔ میں ار دوسیارہ پہ تقریباً روزانہ آتی ہوں۔ کوئ خاص ترتیب نہیں۔ کسی کا موضوع دلچیپ گے تو ضرور پڑھتی ہوں۔ چاہے اس سے میر انظریاتی اختلاف جتنا بھی ہو۔ تقریباً ہم نئے پرانے بلاگر کوپڑھ لیتی ہوں۔ سوائے اسلے کہ اسکا بلاگ کھلنے میں بہت وقت لگ رہا ہو۔ وقت کی کمی ہے



جناب۔ جیسے شاہدہ اکرم اور راشد کامر ان کا بلاگ میرے پاس بڑی مشکل سے کھلتا ہے۔ ڈفر بھی خاصہ ٹائم لیتے ہیں۔خودار دوسیارہ پانچ د فعہ کلک کرنے سے پہلے نہیں کھلتا۔ آپ کے بلاگ پر پہلے پانچ یا دس تبصرہ نگار کون سے تھے؟ مشکل سوال ہے، محض یاد داشت پہ بتاریتی ہوں کہ اسوقت خاصی کا ہلی ہو رہی ہے جا کر دیکھنے میں۔ یہ ہیں اجمل صاحب، جعفر، ڈفر، عبداللہ، جویریہ طارق، م مغل، ابوشامل، نومان۔ اور بھی ہیں کرم فرماا بھی یاد نہیں آ رہا۔

ہفتہ بلاگستان یاار دو بلاگ دنیا سے مختلف تحریروں پر ہونے والے تبصر وں میں سے چند ولچسپ یا مفید تبصرے شیئر کیجیے۔ ربط دینانہ بھولیں. ، چھٹی کرنی پڑے گیا بیکدن کی اسے نکالنے میں۔ لیکن کچھ لوگ جو تبصرہ کرتے وقت بھی چھان پھٹک سے کام لیتے ہیں

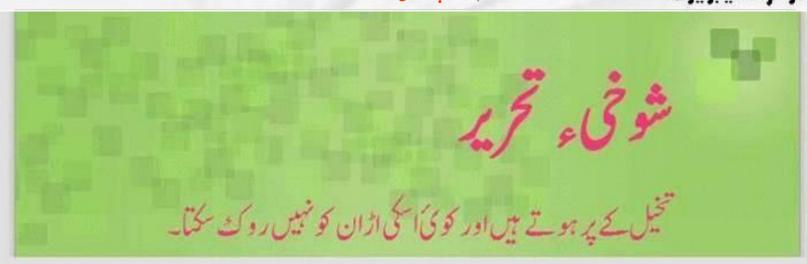
عنيقه كي كي عام باتيل خديمة ناز aniqaamar at فيس بك yahoo dot com View m: plete profile

ان میں جاوید گوندل، عبداللہ، ابوشامل اور نومان شامل ہیں کچھ لوگ جو فوراً پنی تحریروں سے متعلق چیزوں پر رد عمل ظاہر کرتے ہیں۔ان میں جعفراور ڈفر ہیں۔ شاید باقی لوگ بھی کریں لیکن میں نے انکی تحریروں پہ کچھ لکھانہیں اسلئے نہیں کیا ہوگا۔ ہفتہ بلاگستان یاار دو بلاگ دنیا سے مخلتف تحریروں سے منتخب جملے جوآپ کو پبندآئے ہوں یا جنہیں آپ تغمیر ی اور مفید سمجھیں۔ (اگر تعداد معین کرنا چاہیں تو تین ، پانچ ، دس یا جتنے مرضی (اسکے لئے بھی ایک اور چھٹی جا ہئیے ہو گی۔سب گھر والے میر ابائیکاٹ کر دیں گے۔ ابھی بالکل ماضی قریب میں ایک جملہ پڑھا تھا۔ لیے نہیں

ہے دھیلہ، کردی پھرے ایں میلہ میلہ۔ ROUL

اور ہاں ایک شعر جو میں نے اپنے یاس لکھ بھی لیا تھا۔ یهی کها تھا که بر سول کا پیاسا ہوں فراز

اس نے میرے منہ میں پائپ ڈالکر موٹر چلادیا



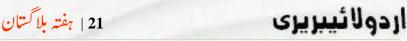
اب نہیں معلوم کہ یہ کتنے تعمیری یا مفید ہیں۔ میں انہیں پڑھکر کافی دیر ہستی رہی۔ ویسے اس سوال کے جواب میں ایک طویل پوسٹ لکھی جاسکتی ہے۔ اور بھی لکھنے والے بہت اچھے ہیں۔ ان سب کی باتوں کو نظر انداز کرنا مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔ لیکن فی الحال کو کا ایسا طریقہ نہیں بن رہا کہ دریا کو کوزے میں بند کر دول۔ ایک ترکیب جسے میں نے کافی سارے لوگوں کو بتایا بھی اجسم کے خفیہ ھے ا۔ جعفر کے کی جملوں پہ میں پوری پوسٹ لکھ چکی ہوں۔ ڈفر کے بھی پچھ اجسم کے خفیہ ھے ا۔ جعفر کے کی جملوں پہ میں پوری پوسٹ لکھ چکی ہوں۔ ڈفر کے بھی پچھ آ ہے۔ اجسم کے خفیہ وارث صاحب، راشد کا مران، خرم بھٹی انکے بھی پچھ جملے ذہن میں آ رہے ہیں۔ وارث صاحب نے جو مثویاں غالب کی نکالیں۔ زبر دست ہیں۔ وارث صاحب اور محمد ایک شاکیں۔ اور محمد ایک سنوگے کی سنوگے کی کا کیاں تک سنوگے کیاں تک سنوگے کیاں تک سنوگے کہاں تک سنائیں۔

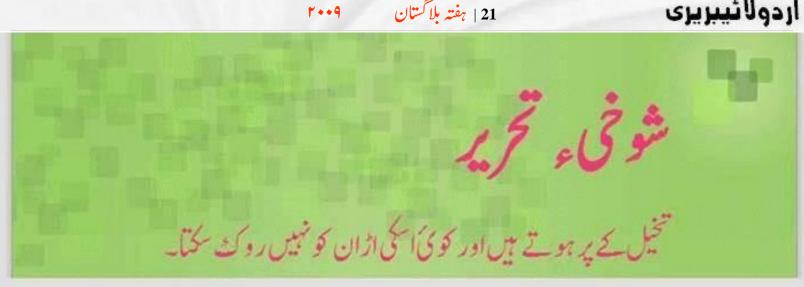


ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

ہفتہ بلا گتان کے بعد اب ہم "یوم بلا گتان" منایا کریں گے آپ کے خیال میں "یوم بلا گتان" مر ہفتہ میں ایک دن منایا جائے یامر ماہ میں ایک دن منایا جائے؟

ایک دن منایا جائے ؟ بڑا مشکل سوال ہے یہ بھی۔ ہفتہ ۽ بلاگتان میں بڑا خیال رکھنا پڑا کہ کچھ نہ کچھ لکھ ضرور دیں ورنہ باقی بلا گرز کہیں گے کہ پتہ نہیں کیا سمجھتی ہیں خود کو، ہو نہہ مغرور کہیں کی۔ پس یہ ثابت کرنے کے لئے کہ یہیں کی ہوں۔اسکے لئے بھی وقت نکالا۔ یوم بلاگتان، میرا خیال ہے ہفتہ ۽ بلاگتان ہی بہتر رہے گا۔اور وہ بھی ہر سال یوم آزادی کے موقع پر۔ مختلف بلا گرز کو کوئی شعر یا جملہ انہیں ٹائٹل کے طور پر منسوب کریں۔ یہ کچھ اشعار ہیں۔ان میں سے پہچان پر ہے ناز تو پہچان جائے۔آپ نکال کیں۔ میں لکھ رہی ہوں۔ خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو





مشهور ہیں سکندر وجم کی نشانیاں ۔ اے داغ جھوڑ جائیں گے ہم یاد گار دل

طوفال ہے تو کیاغم مجھے آ واز تو دیجئیے کیا بھول گئے آپ میرے کیچے گھڑے وہ

> ہمیں ہی جراءت اظہار کا سلیقہ ہے صداکا قحط پڑے گا تو ہم ہی بولیں گے

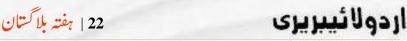
CADU



بو جھی ہیں اس نے کیسے نظر کی پہیلیاں وه شخص تو بلا کا نظر نا شناس تھا

م نظر بس اپنی اپی روشن تک جاسکی م رکسی نے اپنے اپنے ظرف تک پیایا مجھے

ہم کیا جانیں یار سلیم نفرت کیسی ہوتی ہے ہم بہتی کے رہنے والے شہر میں آئے پہلی بار





فضامیں پھیل چلی میری بات کی خوشبو ا بھی تومیں نے ہوا_ء ووں سے پچھ کہا بھی نہیں

میں خود ہی جلوہ ریز ہوں خود ہی نگاہ شوق شفاف پانیوں پہ جھکی ڈال کی طرح

اس راہ سے گذر جاتے ہیں طوفان کی مانند رکتے ہیں جہاں گردش دوراں کے قدم بھی

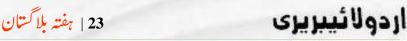
ROUI



دلنوازی کے فن جاننا چاہئے حسن جاہے بہت خوبصورت نہ ہو

یمی انداز ہے میر اسمندر فتح کرنے کا میری کاغذ کی کشتی میں کئی جگنو بھی ہوتے ہیں

> دیئے بچھاتی رہی، دل بچھاسکے تو بچھائے ہواکے سامنے بیرامتحال ر کھناہے





اب اس سے کیا کیجئیے شکو ہائے کم نگہی بہت دنوں میں تواس نے اد ھر نظر کی ہے

زمانہ دیکھا ہے ہم نے ہماری قدر کرو ہم اپنی آئکھوں میں دنیابسائے بیٹھے ہیں

بولے تو سہی حجموٹ ہی بولے وہ بلاسے ظالم كالب ولهجه داآويز بهت ہے

ROUI



اگرچہ کام مشکل ہے مگریہ کام کرنا ہے کسی آغازیہ لا کراہے انجام کرنا ہے

امید حور نے سب کچھ سکھار کھا ہے واعظ کو یہ حضرت دیکھنے میں سیدھے سادے بھولے بھالے ہیں

> ہم دعالکھتے رہے وہ دغاپڑھتے رہے ایک نکتے نے ہمیں محرم سے مجرم کر دیا



ہفتہ بلاگستان اور بلاگ دنیامیں شامل کوئی بھی اپنی پسند کی تصاویر شیئر کریں جو بلا گرز کی اپنی فوٹو گرافی ہو؟ربط ضرور دیجیے۔ انتظار کرناپڑیگا۔ یہاں وہاں پڑی ہیں۔

کن بلا گرز کوآپ کے خیال میں با قاعد گی سے لکھنا چاہیے؟

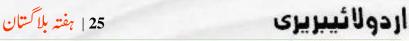
م رایک کو با قاعد گی سے لکھنا چا مئیے۔ یہ بھی ایک تاریخ ہے جوآپ رقم کر رہے ہیں۔ آپ جہاں رہتے ہیں جبیبالکھناآ تا ہے جو محسوس کرتے ہیں لکھیں۔اس بات کامیں آپ کو یقین دلادوں کہ میں آپوضر ورپڑھتی ہوں۔

بلاگ د نیامیں آب اپنا کر دار کس انداز میں ادا کر نا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں؟ ِجو میں محسوس کرتی ہوں وہ میں لکھتی ہوں۔

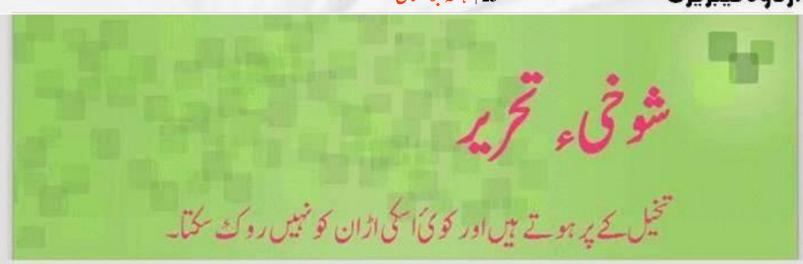
عنيقه كى كچھ عام باتلى ينية ناز aniqaamar at فيس بك yahoo dot com View m: ____plete profile

میں اپنے انداز تحریر کورواں کرنے کے لئے نہیں لکھتی۔اسکے بارے میں مجھے خاصی خوِش فہمیاں ہیں۔ میں کمیونیکیشن کے لئے لکھتی ہوں۔مر ایکس وائ زیڈ کیاسو چتاہے، زبان کو کسطرح لکھتا ہے۔ایک چیز جسے میں ایک نظر سے دیکھتی ہوں اسے دوسرے کس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ لوگ عمومی طور پر زندگی کی مختلف سطحوں کو کس طرح برتتے ہیں۔ یہ میری دلچیبی کے میدان ہیں۔ فی الحال تومیں یہاں فیضیاب ہونے والوں میں سے ہوں۔ گنتی کے لکھنے والے چندلو گوں میں کوی کیا کر دار ادا کر سکتا ہے۔ جبکہ ان گنتی کے لو گوں نے بھی اپنے بلاکس بنائے ہوئے ہیں۔ ہفتہ بلاگستان کے بارے میں آپ کے تاثرات POU LIBRAS

احچارہا۔



عنيقه كي يحمد عام باتمل



r ++9

يوم فوٹو گرافی

قصہ گوادر میں ایک صبح مجھلی پکڑنے کا، بزبان تصویر۔















اب ذرافشنگ راڈسیٹ کرلی جائے











مد د چاپئیے جناب۔ ہمیں تو یہاں مزہ آ رہا ہے۔ یہ جگہ بڑی اچھی ہے۔ دور تک نظر آ رہا ہے۔ ۔ کیا بوریت ہے ارے پیہ تو مچھلی پکڑی گئ



BRAR

